REGD No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر [illegible]

۱۵ صفر ۱۳۷۷ھ

فی پرچہ [illegible]

جلد ۴۶/۱۱ | ۱۰ تبوک ۱۳۳۶ھش ۱۰ ستمبر ۱۹۵۷ء | نمبر ۲۱۳

امریکی ہتھیاروں اور اسلحہ کی پہلی کھیپ آج سہ پہر عمان پہنچ رہی ہے

دمشق کے سیاسی حلقوں کی طرف سے گہری تشویش کا اظہار

عمان ۹ ستمبر۔ امریکی ہتھیاروں اور اسلحہ کی پہلی کھیپ ہوائی جہازوں کے ذریعہ آج سہ پہر عمان پہنچ رہی ہے۔ یہ سامان ایک کروڑ ڈالر کے اس فوجی معاہدے کے نتیجہ میں اردن کو دیا جا رہا ہے۔ جس پر امریکہ اور اردن نے گزشتہ ماہ اپریل میں دستخط کئے تھے۔ شام کی نازک صورتِ حال کے پیشِ نظر تمام سامان ہوائی جہازوں کے ذریعہ فوری طور پر پہنچانے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

اس غرض کے لئے امریکہ نے اپنے ہوائی جہازوں کے علاوہ یورپی ممالک سے بھی بعض ہوائی جہاز حاصل کر لئے ہیں۔ اسی طرح ترکی عراق اور لبنان کو بھی فوری طور پر اسلحہ فراہم کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ قاہرہ کی "مڈل ایسٹ نیوز ایجنسی" نے اطلاع دی ہے کہ دمشق کے سیاسی حلقے ان ممالک کو امریکہ کی طرف سے فوری امداد ملنے پر سخت تشویش کا اظہار کر رہے ہیں۔ چنانچہ وہاں نئی پیدا شدہ صورتِ حال کا گہری نظر سے جائزہ لیا جا رہا ہے۔ ان حلقوں نے خیال ظاہر کیا ہے کہ اردن کو امریکہ سے اسلحہ اس شرط پر مل رہا ہے کہ اسے اسرائیل کے خلاف استعمال نہ کیا جائے۔ ادھر حکومتِ شام کے ایک ترجمان نے ایک بیان میں کہا ہے کہ اگر مغربی طاقتوں کی طرف سے شام کے گرد گھیرا ڈالا گیا تو شام اپنے بچاؤ کو کام میں لا کر ان گھیرے کو ناکام بنا دے گا۔

ایک ضروری اطلاع

جیسا کہ اخبار الفضل میں شائع ہو چکا ہے۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جو قرآن مجید کا ترجمہ اور مختصر تفسیر لکھی ہے وہ "تفسیر صغیر" کے نام سے عنقریب شائع ہو رہی ہے۔ اس کے متعلق جن جماعتوں کی طرف سے اب تک اطلاع ملی ہے۔ ان کے لئے کتب ریزرو کر لی گئی ہیں۔ اور انہیں اس امر کی اطلاع کی جا رہی ہے۔ لیکن ابھی کراچی حیدر آباد۔ منٹگمری۔ ملتان۔ گجرات۔ گوجرانوالہ اوکاڑہ اور راولپنڈی کی جماعتوں کی طرف سے کوئی اطلاع نہیں ملی۔ ان جماعتوں کو فوری طور پر اطلاع دینی چاہیئے۔ کہ انہیں ترجمۃ القرآن کی کس قدر جلدیں مطلوب ہیں۔ کیونکہ فوری اطلاع نہ آنے کی صورت میں انہیں اس علمی خزانہ سے محروم ہونا پڑے گا۔

نیز حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ غیر از جماعت دوستوں میں سے جو ترجمۃ القرآن خریدنا چاہیں۔ انہیں پندرہ روپے میں یہ جلد ملے گی۔ بشرطیکہ امراء جماعت اس کی تصدیق کریں اور سفارش بھجوائیں۔ اس لئے امراء صاحبان غیر از جماعت دوستوں کے لئے بھی درخواستیں بھجوائیں۔ اس غرض کے لئے حضور نے پانصد جلدیں ریزرو رکھوائی ہیں۔

(پرائیویٹ سکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ربوہ)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۹ ستمبر۔ مورخہ ۷ اور ۸ ستمبر کی درمیانی شب متلی اور ابکائیوں کی وجہ سے حضرت حافظ سید مختار احمد صاحب شاہجہانپوری کی طبیعت بہت ناساز رہی۔ تمام رات نیند بالکل نہیں آئی۔ متلی ختم ہونے پر صبح آنکھ لگی۔ دن آرام سے گزرا۔ گزشتہ رات آندھی اور ٹھنڈی ہوا کی وجہ سے ورم میں کچھ زیادت ہو گئی۔ اور درد بھی ہوتا رہا تین بجے رات کے قریب نیند آئی۔ آج صبح طبیعت میں سکون ہے۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

— کل محترم خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب کا ٹمپریچر نارمل رہا۔ جگر پورے طور پر کام نہیں کر رہا۔ کل دستوں کی شکایت ہو گئی۔ ایک آدھ دفعہ الٹی بھی آئی۔ کھانسی کی تکلیف بدستور ہے۔ نقاہت بہت زیادہ ہے۔ بولنے کی بھی طاقت نہیں۔ احباب شفائے کامل و عاجل کے لئے دعا فرمائیں۔

— مکرم جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر امور خارجہ لاہور سے ربوہ واپس تشریف لے آئے ہیں۔

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کا پورٹ سعید میں ورود

قاہرہ (بذریعہ تار) مکرم جناب محمد بسیونی صاحب بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر یورپ سے پاکستان واپس تشریف لے جاتے ہوئے پچھلے دنوں جب پورٹ سعید پہنچے تو وہاں کی مقامی جماعت کے احباب نے بندرگاہ پر پہنچ کر صاحبزادہ صاحب موصوف کا پرتپاک خیر مقدم کیا۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ محترم صاحبزادہ صاحب کا حامی و ناصر ہو۔ اور آپ بخیر و عافیت واپس تشریف لائیں۔ آمین

مکرم مولوی عبد الحکیم صاحب اکمل کا عزم ہالینڈ

ربوہ ۹ ستمبر۔ مکرم مولوی عبد الحکیم صاحب اکمل تبلیغ اسلام کی غرض سے ہالینڈ جانے کے لئے مورخہ ۶ ستمبر کی صبح کو بذریعہ بس لاہور روانہ ہوئے۔ اہل ربوہ نے کثیر تعداد میں جمع ہو کر اپنے مجاہد بھائی کو دلی دعاؤں کے ساتھ الوداع کیا۔ مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے اجتماعی دعا کرائی۔ مکرم مولوی صاحب اسی روز بذریعہ تیز گام کراچی تشریف لے گئے۔ جہاں سے آپ ۱۱ ستمبر کو الیشیا نامی جہاز کے ذریعہ جنیوا روانہ ہوں گے۔ وہاں سے آپ ہالینڈ تشریف لے جائیں گے۔ احباب آپ کے بخیر و عافیت پہنچنے اور حصول مقصد میں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

— نوادا ۸ ستمبر آج امریکہ کے ایٹمی تجربات کے سلسلہ میں ۱۸واں دھماکہ ہوا جس کی طاقت قریباً ۵ ہزار ٹن ٹی۔ این۔ ٹی تھی۔

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر۔ اے۔ ایم ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۹ر ستمبر ۱۹۵۶ء

یک نہ شد دو شد

(۱)

نباش اول کے ادبیات عالیہ تو آپ ملاحظہ فرما چکے ہیں اب ذرا نئے ہاتھوں نباش ثانی کی گلفشانی بھی دیکھ لیں۔ روزنامہ تسنیم اپنی اشاعت ۴ر ستمبر ۱۹۵۶ء میں رقمطراز ہے کہ

"بعض خسیس لوگوں کا قاعدہ ہے کہ جب ان کے پڑوس میں آگ لگتی ہے تو وہ اُسے بجھانے کی بجائے اپنے حقے کی چلم میں تمباکو رکھ کے اسے بھرنے نکل کھڑے ہوتے ہیں۔ کچھ اسی قسم کی ذہنیت ہمارے قادیانی ہمسایوں کی ہے معاصر کوہستان راولپنڈی لکھتا ہے کہ:

"مرزائیوں کا کہنا ہے۔ کہ پاکستان میں جو سیلاب آ رہے ہیں۔ مکانات منہدم ہو رہے ہیں فصلیں تباہ ہو رہی ہیں۔ سڑکیں ٹوٹ رہی ہیں ریلوے لائنوں کو نقصان پہنچنے کے باعث ٹریفک رک جاتی ہے اس کا باعث "حضرت صاحب" (مرزا غلام احمد قادیانی) کا انکار ہے لوگ حضرت صاحب کو نہیں مانتے اور قدرت ہر سال انہیں سیلاب کے ذریعے ڈرا دھمکا کر "حضرت صاحب" کی طرف متوجہ کرتی ہے"

قلم ہے یا موتیا کی ڈالی کہ قرطاس پر اسلامی اخلاق کی خوشبو بکھیر دی ہے۔ ابھی ذرا آگے چلئے۔ لکھتا ہے:-

"کوہستان نے اس کا یہ جواب دیا ہے کہ نبیوں کے انکار سے جو عذاب آتا ہے اس کے بارے میں سنت الٰہی یہ ہے کہ صرف "منکرین" اس کی لپیٹ میں آتے ہیں اور "مومنین" کو صاف بچا لیا جاتا ہے۔ مگر:-

یہاں یہ صورت حال ہے۔ کہ طوفان آتے ہیں تو نہ صرف یہ کہ مرزائیوں کو اس [illegible] کی خبر نہیں ہوتی بلکہ ہم منکرین کے ساتھ وہ بھی ڈوبنے لگتے ہیں۔ ہم لوگوں کی فصلیں تباہ ہوتی ہیں تو ان کی فصلوں کا بھی ستیا ناس ہو جاتا ہے۔ ہمارے مکان گرتے ہیں تو ان کے مکان بھی بیٹھ جاتے ہیں ہم لوگ اپنے عزیز و اقارب کو خطرے کے مقام سے نکالنے لگتے ہیں تو ربوہ کا انخلا بھی مکمل ہو جاتا ہے"

جواب نہایت معقول ہے مگر مرزائیوں کی الٹی کھوپڑی میں یہ سیدھی باتیں مشکل سے ہی داخل ہوں گی۔ مرزائیت کا بنیادی ذہن ہے تعلی جھوٹی شیخی اور مسلمانوں کی مصائب پر بغلیں بجانا۔ چنانچہ شروع سے یہ لوگ کمزور ایمان کے لوگوں کو بہکانے کے لئے جعلی پیروں کی طرح آفات و مصائب سے اپنے حقے کی چلم بھرنے کا کام لیتے آئے ہیں۔ حالانکہ اللہ تعالٰے نے ان کی اس جعلسازی کا توڑ بھی ساتھ ساتھ کر دیا ہے۔ چنانچہ مسلمانوں پر جو عام مصیبت آئی اس میں مرزائیوں کو بھی خدا نے ان سے زیادہ زیادہ مبتلا کیا۔ لیکن ان کی جھوٹی شیخی اور تعلی کی عادت کی اصلاح نہیں ہوتی۔ چنانچہ اس مرتبہ تو کارکنان قضا و قدر نے کمال ہی کر دیا۔ یعنی جب یہ لوگ مسلمانوں کے علاقوں میں سیلاب آنے پر بغلیں بجا رہے تھے تو انہوں نے اس کا رُخ ربوہ کی طرف موڑ دیا۔ اور اس میں ان کی ساری تعلی ڈبکوں ڈبکوں کرنے لگی"

کوہستان کے اس نہایت معقول جواب کا جائزہ ہم پہلے لے چکے ہیں (ملاحظہ ہو الفضل مورخہ ۸ر ستمبر ۱۹۵۶ء)

اب ذرا ایک من گھڑت اصول ملاحظہ فرمائیے:- تسنیم لکھتا ہے:-

"حقیقت یہ ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد ان [illegible] کا سلسلہ ختم ہو چکا ہے جو انبیاء و رسل کے انکار سے [illegible] منکرین پر نازل ہوتے تھے اس لئے کہ نبوت و رسالت ہی کا سلسلہ ختم ہو چکا ہے اب اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو مصائب و آفات آتے ہیں ان کی وجہ نوع انسانی کی بد اعمالیاں ہیں اور چونکہ اس میں آج مسلمان اور کافر دونوں برابر ہیں۔ لہذا سیلاب آتا ہے تو مسلمان بھی اس کی گرفت میں آتے ہیں اور مرزائی بھی اور مقصد یہ ہے کہ لوگوں کے دل نرم ہوں اور وہ خدا کی طرف رجوع ہوں۔"

کوئی پوچھے کہ جناب یہ اصول کہ اللہ تعالٰے نے اب آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے انکار پر اقوام کو سزا دینا بند کر دیا ہے اور انبیاء علیہم السلام کے انکار کی وجہ سے جو عذاب آتے تھے وہ بد اعمالیوں کی سزا نہیں ہوتے تھے قرآن کریم کی کس آیہ کریمہ سے نکلتا ہے تو بقول خود آپ بغلیں بجانے لگیں گے۔

قرآن مجید میں جو اصول بیان کیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ عذاب تو لوگوں کی بد اعمالیوں کی وجہ سے ہی آتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ یونہی بے خبری میں عذاب میں مبتلا نہیں کر دیتا۔ بلکہ پہلے اپنے بندوں کے ذریعہ لوگوں کو خبردار کر دیتا ہے اور اُن پر حجت کا اتمام ہو چکتا ہے تو اگر پھر بھی وہ باز نہ آئیں۔ تو بالآخر اللہ تعالیٰ ان پر عذاب نازل کرتا ہے۔

اصل بات یہ ہے کہ معاصر کو یہ اصول اس لئے گھڑنا پڑا ہے کہ وہ اس ذکر اتمام حجت والی بات کو گول کرنا چاہتا ہے۔ ایک طرف وہ دیکھتا ہے کہ ساری دنیا میں ایسے سیلاب آ رہے ہیں جو طوفان نوح کی مثال ہیں اور مال و جان کا ضیاع ہو رہا ہے۔ مصائب ٹوٹ ٹوٹ پڑتے ہیں۔ لیکن دوسری طرف وہ قرآن کریم کی بتائی ہوئی اس سچائی سے بھی بچنا چاہتا ہے کہ اللہ تعالےٰ بغیر اتمام حجت کے عذاب نازل نہیں کرتا۔ کیونکہ اگر وہ قرآن کریم کے بتائے ہوئے اصول کے اس حصہ کو بھی تسلیم کر لے تو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت بھی تسلیم کرنی پڑتی ہے۔ قرآن کریم کی مندرجہ ذیل آیات پر غور کیجئے:- (۱) وما اھلکنا من قریۃ الا لھا منذرون ذکرٰی وما کنا ظالمین (الشعراء پ۱۹ رکوع ۱۱)

(۲) وما کان ربک مھلک القریٰ حتٰی یبعث فی اُمھا رسولاً یتلوا علیھم آیاتنا وما کنا مھلکی القریٰ الا و اھلھا ظالمون (قصص پ۲۰)

ان آیات میں اوپر کا بیان کردہ اصول بتایا گیا ہے کہ عذاب تو لوگوں کے ظلم و بد اعمالیوں کی وجہ سے ہی آتا ہے۔ لیکن اللہ تعالےٰ پہلے کسی اپنے بندے کے ذریعہ اتمام حجت کر لیتا ہے۔ جب لوگ راہ راست پر نہیں آتے۔ بلکہ مخالفت کرتے ہیں۔ اور مترفین تمسخر اختیار کرتے ہیں تو عذاب آتا ہے۔ ہم اس کی کسی قدر وضاحت اپنے پہلے اداریوں میں کر چکے ہیں ۞ باقی

نہایت ضروری اپیل

ضلع سیالکوٹ میں گذشتہ تمام سیلابوں سے زیادہ نقصان ہوا ہے بعض علاقے ایسے ہیں۔ جو دو۔ دو۔ تین۔ تین دفعہ سیلاب کی زد میں آ چکے ہیں۔ علاوہ نقصانات کے ان کا مورال انتہائی گر چکا ہے۔ ان کی پریشانی کا اندازہ ان سے مل کر ہی لگایا جا سکتا ہے۔ میں نے بذات خود ہر سیلاب زدہ علاقہ کا دورہ کیا ہے ان کی زبون حالی کے پیش نظر میں اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ تمام مخیر احباب سے التجا کروں۔ کہ وہ تباہ حال لوگوں کیلئے فراخدلی سے روپے اور دیہاتی گھریلو ضروریات زندگی کی اشیاء ارسال فرمائیں۔ ہماری لوکل جماعت اپنی استعداد اور طاقت کیمطابق امداد کر رہی ہے مگر یہاں تو امدادی کام کا دائرہ بہت وسیع ہے ابھی تک ہزاروں لوگ سڑکوں اور نہروں کی پٹڑیوں پر بے سر و سامانی کی حالت میں پڑے ہیں آپکی حقیر رقم بھی اسوقت بڑی ثواب اور نیکی کا موجب ہوگی ۞

نذیر احمد باجوہ ـ صدر احمدیہ ریلیف کمیٹی سیالکوٹ)

زندگی کے ہر شعبہ میں سادگی اختیار کرو

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایک اہم ارشاد

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ارشاد فرماتے ہیں:۔

"ہماری جماعت کے نوجوانوں بچوں بوڑھوں۔ مردوں۔ اور عورتوں سب کو چاہیئے کہ خود بھی تحریک جدید پر عمل پیرا ہوں اور دوسروں سے اس پر عمل کرائیں۔ اپنی زندگیوں کو زیادہ سے زیادہ سادہ بنائیں۔ کھانے پینے میں سادگی پیدا کریں۔ اپنے ماحول کو سادہ بنائیں اپنی گفتگو میں سادگی اختیار کریں۔ جب تک زندگی کے ہر شعبہ میں سادگی اختیار نہ کی جائے گی۔ تبلیغ کما حقہ نہیں کی جا سکے گی۔ جس شخص کی زندگی سادہ نہ ہو۔ وہ سادہ تمدن رکھنے والوں سے خطاب بھی نہیں کر سکتا۔ وہ ان کو اپنی بات سمجھا نہیں سکتا۔ اور ان تک اپنی آواز نہیں پہنچا سکتا۔ اور اس طرح ان کی ہدایت کا موجب نہیں بن سکتا۔ جن لوگوں کا تمدن بلند ہو۔ وہ سادہ تمدن کے لوگوں کے ساتھ ایسا تعلق نہیں رکھ سکتے۔ جو تبلیغ کے لئے ضروری ہے۔ اور یہ تعلق قائم نہیں ہو سکتا۔ جب تک دوسروں کا تمدن بھی ویسا ہی بلند نہ ہو جائے۔ یا اونچا تمدن رکھنے والے سادگی اختیار کر کے نیچے نہ آ جائیں۔ اور جب تک تمدنی لحاظ سے دوسروں کو اوپر نہیں لے جا سکتے . . . . .

. . . . . اس وقت تک ہم کو چاہیئے کہ خود نیچے آ جائیں۔ ہاں جب سب لوگ اوپر آ جائیں۔ تو ہم بھی اوپر آ سکتے ہیں۔ اسلام مساوات چاہتا ہے۔ اور اس کی یہی صورت ہے۔ کہ یا تو سادہ تمدن رکھنے والوں کو اوپر لایا جائے۔ اور اگر یہ نہ ہو سکے تو دوسرے اور زیادہ سادگی اختیار کریں۔ اور اگر کوئی جماعت چاہتی ہے کہ معیار زندگی کو بلند کرے۔ تو اسے کوشش کرنی چاہیئے کہ دوسروں کا معیار زندگی بھی بلند ہو۔ اور جب تک یہ نہ ہو۔ اپنا معیار بھی نیچے رکھے تا مساوات قائم ہو سکے۔ اور باہم میل جول میں کوئی روکاوٹ پیدا نہ ہو۔ جب تک دنیا میں ایسی اقوام موجود ہیں۔ جو ادنیٰ حالت میں ہیں۔ اس وقت تک ہمارے لئے ایک ہی راستہ ہے۔ اور وہ یہ کہ خدا تعالیٰ جو کچھ دے لے لیں۔ اور پھر اسے دوسروں کی بہتری اور بھلائی کے لئے خرچ کریں۔ اور دوسروں کو اوپر لے جانے کے لئے اسے کام میں لائیں۔ اور جب دوسرے بھی اوپر آ جائیں۔ تو پھر خود بھی آئیں صحابہ کرام نے بے شک دولتیں بھی کمائیں۔ مگر انہیں اپنے آرام و آسائش پر خرچ نہیں کیا۔ بلکہ دین کی راہ میں خرچ کرتے رہے۔ ابھی دنیا میں اربوں انسان ایسے ہیں کہ جن کے جسم بھی اور جن کی روحیں بھی انتہائی غربت کی حالت میں ہیں۔ اور ان سب کی اصلاح ہمارے ذمہ ہے جب تک ان کی اصلاح نہ ہو جائے۔ ہمیں اپنے آرام کا خیال تک بھی نہ کرنا چاہیئے اور اپنی زندگیوں کو ایسا سادہ بنانا چاہیئے کہ غرباء کے ساتھ آسانی سے مل سکیں اور اپنی باتیں انہیں سنا سکیں۔ وہ ہمیں دیکھ کر دور نہ بھاگیں بلکہ قریب آ جائیں اور ہماری باتوں کو سنیں۔" (الفضل ۱۴ دسمبر ۱۹۴۳ء)

مرسلہ فتح محمد شرما از کراچی

یہود کی ذلت و مسکنت کے متعلق

اسلامی نظریہ اور حکومت اسرائیل

از مکرم مولوی قمر الدین صاحب مولوی فاضل

قرآن کریم میں ہے کہ ضربت علیہم الذلۃ والمسکنۃ وباءوا بغضب من اللہ ذالک بانھم کانوا یکفرون بآیات اللہ ویقتلون النبیین بغیر الحق ذالک بما عصوا وکانوا یعتدون۔

کہ یہود پر ذلت و مسکنت طاری کر دی گئی۔ اور وہ غضب الٰہی کے ساتھ لوٹے یہ سزا ان کو اس لئے ملی۔ کہ وہ خدا کی آیات کا انکار کرتے تھے۔ اور خدا کے نبیوں کا مقابلہ کرتے تھے۔ نیز زیادتی اور نافرمانی ان کا شیوہ تھا۔ قرآن کریم میں یہ بھی بیان کیا گیا ہے۔ کہ یہود حضرت مریم اور حضرت مسیح پر جو خدا کے مقدسین میں سے تھے خطرناک الزامات لگاتے تھے۔ جن الزامات سے اسلام نے ان کو بری قرار دیا۔ اور ثابت کیا کہ حضرت مریم نہایت مقدس اور پارسا عورت تھی اور حضرت مسیح علیہ السلام بھی خدا کے برگزیدہ نبیوں میں سے تھے۔ جو بنی اسرائیل کی طرف خدا کی طرف سے رسول ہو کر آئے تھے۔ حضرت مسیح علیہ السلام نے یہود کے سامنے نشانات دکھائے۔ مگر یہود نے ان کو ماننے سے انکار کر دیا۔ یہی مضمون آل عمران ع ۱۲ میں بھی مذکور ہے۔ البتہ آگے یہ بھی بیان ہے۔ کہ سب اہل کتاب برابر نہیں۔ ان میں سے ایک جماعت ایسی بھی ہے یتلون آیات اللہ آناء اللیل وھم یسجدون

کہ جو اللہ کی آیات کو پڑھتے ہیں۔ اور خدا کے حضور سجدہ کرتے ہیں۔ اور اللہ اور یوم الآخر پر ایمان رکھتے ہیں۔ اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے ہیں۔ اور بھلائی کے کاموں میں جلدی کرتے ہیں۔ اور ان لوگوں کا شمار نیکوکاروں میں ہوتا ہے۔ یہ قرآن کریم کا کمال ہے اور اس کی اعلیٰ خوبیوں میں سے ہے کہ کسی قوم کا تذکرہ کرتا ہے۔ تو ان کی بدی کے ساتھ نیکی کو نظر انداز نہیں کرتا۔ پس جہاں قوم یہود میں خدا اور اس کے رسولوں کے مخالف اور دشمنی کرنے والے ہیں وہاں بعض اچھے بھی ہیں قرآن کریم کے ایک دوسرے مقام میں ہے۔ واذ تاذن ربک لیبعثن علیھم الی یوم القیامۃ من یسومھم سوء العذاب ان ربک لسریع العقاب وانہ لغفور الرحیم (اعراف ع ۲۱)

اور جب آگاہ کیا تیرے رب نے کہ ضرور مبعوث کرتا رہے گا۔ یہود پر قیامت کے دن تک ایسے لوگ جو ذلیل کن عذاب پہنچاتے رہیں گے۔ یقیناً تیرا رب جلد عذاب والا ہے۔ اور کہ وہ غفور الرحیم بھی ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی آل عمران ع ۶ میں یہ بھی حضرت مسیح ناصری سے وعدہ فرمایا:۔

وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ

کہ مسیح کے ماننے والوں کو ان کے مخالف منکرین پر قیامت تک غلبہ عطا کروں گا۔ اب آل عمران کی یہ پیشگوئی بالکل واضح الفاظ میں پوری ہو رہی ہے۔ اور صدیوں سے ایسا ہوتا چلا آیا ہے۔ کہ نصاریٰ اور مسلمان حکومتیں ہمیشہ سے یہود پر غالب رہی ہیں۔ اور اب بھی یہی صورت ہے۔ کہ مسیح کے ماننے والے غالب ہیں۔ اور یہود مغلوب ہیں۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

زندہ کتاب وہی ہے جو زندہ خدا کے کرشمے دکھلائے

"جب انسان خدا کی طرف قدم اٹھاتا ہے۔ اور ایک عمر گزارنے کے بعد بھی اس کی طرف سے کوئی آواز نہیں آتی۔ اور زندہ خدا کے آثار اس پر ظاہر نہیں ہوتے۔ تب اس کی تمام امیدیں پاش پاش ہو جاتی ہیں۔ اور بجائے اس کے کہ وہ ترقی کرے۔ تنزل کی طرف جھکتا ہے یہاں تک کہ ایک دن دہریوں کے رنگ میں ہو جاتا ہے۔ اس سے ثابت ہے کہ مبارک وہی کتاب ہے۔ کہ جو اپنے تازہ نشانوں سے امید کو دن بدن بڑھاتی ہے۔ اور خدا کے ملنے کے آثار ظاہر کرتی ہے۔"

(چشمہ معرفت صفحہ ۲۹۵)

بعض لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ قرآن کریم نے تو ان کے متعلق لکھا تھا کہ یہود ہمیشہ مغلوب و مقہور رہیں گے اور کبھی ان کو حکومت نہیں ملے گی۔ پھر اسرائیل کو کیسے حکومت مل گئی۔ اس کا جواب یہ ہے کہ یہ بات عدم تدبر کے نتیجہ میں پیدا ہوئی ہے۔ قرآن کریم نے جہاں ان کی ذلت و مسکنت کا ذکر کیا ہے۔ اور خدا اور رسولوں کی مخالفت کے نتیجہ میں ہمیشہ وہ ذلت و نکبت کا شکار رہیں گے۔ وہاں یہ بھی ذکر ہے۔

ضربت علیھم الذلة این ما ثقفوا الا بحبل من اللہ وحبل من الناس (آل عمران ع ۱۲) کہ یہود پر ذلت طاری کر دی گئی ہے۔ جہاں کہیں وہ پائے جائیں اسی حال میں رہیں گے۔ اور قیامت تک ایسا ہی ہوتا رہے گا الا بحبل من اللہ وحبل من الناس مگر درمیان میں ایسا بھی ہو سکتا ہے۔ کہ حبل اللہ سے تعلق اختیار کر لیں یعنے واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً کے حکم کے ماتحت اسلام کی آغوش میں آ جائیں۔ تب اس لعنت سے نکل سکتے ہیں۔ دوسرے حبل من الناس یعنے مذہب اسلام کو تو قبول نہ کریں لیکن دنیاوی حکومتوں سے تعلقات قائم کر لیں۔ تو عارضی طور پر ان کی ذلت و رسوائی کی حالت دور ہو جائیگی چنانچہ موجودہ وقت میں بھی اسرائیل کو جو حکومت ملی ہے وہ حبل اللہ سے تعلق کی وجہ سے تو نہیں۔ مگر حبل الناس یعنے امریکہ اور برطانیہ سے تعلق کی وجہ سے ہے۔ گویا خدا نے قرآن کریم میں جو استثنائی صورت فرمائی تھی اس کا ظہور ہو رہا ہے۔ اور اس سے بھی گویا قرآن کریم کی صداقت ہی ثابت ہوتی ہے۔ اس کی مثال یہ ہے کہ قرآن کریم میں مکہ کے متعلق پیشگوئی ہے کہ ان اول بیت وضع للناس للذی ببکة مبارکاً وھدی للعالمین فیه اٰیات بینات مقام ابراھیم ومن دخله کان اٰمنا (آل عمران ع ۱۰) یعنے پہلا گھر جو لوگوں کے لئے مقرر کیا گیا وہ مکہ میں ہے برکت والا اور جہانوں کے لئے ہدایت کا باعث ہے اس میں کئی کھلے نشان ہیں۔ مقام ابراہیم بھی اس میں ہے۔ نیز جو اس میں داخل ہوگا وہ امن میں ہوگا۔ اس آیت میں بیت اللہ کو آیت ومن دخله کان اٰمنا کے ماتحت امن والا گھر قرار دیا گیا ہے۔ حالانکہ تاریخ بتاتی ہے۔ کہ بیت اللہ پر ایسے مواقع بھی آئے۔ کہ اس میں خونریزی ہوئی۔ مگر یہ صورت عارضی تھی۔ جو امن والے گھر کے منافی نہیں۔ اور نہ یہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ بیت اللہ کی خصوصیت جاتی رہی۔ مستثنیات بھی ہوتی ہیں۔ مگر اصل وصف جو ہمیشہ لازم حال پڑا رہتا ہے۔ اس کی وجہ سے دور نہیں ہوتا۔

خلاصہ کلام یہ کہ یہود اور بنی اسرائیل کے متعلق جو قرآن کریم کا نظریہ ہے کہ وہ خدا تعالےٰ اور اس کے رسولوں کی مخالفت اور مقابلہ کی وجہ سے ہمیشہ کے لئے ذلت و مسکنت کا شکار ہو گئے۔ اور یہ ذلت و مسکنت قیامت تک اس قوم کے ساتھ لگی رہے گی البتہ درمیان میں حبل من اللہ وحبل من الناس کے ساتھ تعلقات قائم کر کے وہ ذلت و مسکنت سے نکل سکیں گے۔ مگر قرآن کریم کے بیان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ صورتیں عارضی ہوں گی۔ اور کبھی کبھی یہ قوم حبل من اللہ یا حبل من الناس کے ساتھ تعلقات قائم کر کے بظاہر ذلت و مسکنت سے نکل سکے گی۔ مگر اصل فیصلہ خدا کا یہی ہے۔ کہ خدا کے احکام کی نافرمانی اور خدا کے نبیوں کی ناحق مخالفت کے نتیجہ میں یہ قوم ہمیشہ ذلت و مسکنت کا مورد رہے گی۔ اور خدائے قہار کے سامنے مقہور رہے گی۔ اور یہ نظارہ اقوام عالم دیکھتی رہیں گی۔ تا خدا کا کلام پورا ہوتے دیکھ کر خدا کے حضور جھکیں اور عزت حاصل کریں۔

دعائے نعم البدل

مکرم میاں غلام احمد صاحب سٹینوگرافر لائل پور کی چھوٹی لڑکی بعمر آٹھ ماہ قضائے الٰہی سے وفات پا گئی۔ اناللہ وانا الیہ راجعون احباب کرام و بزرگان سلسلہ والدین کے لئے صبر جمیل کی دعا فرمائیں۔ اور یہ بھی دعا فرمائیں کہ خداوند کریم میاں صاحب کو اپنے فضل سے اولاد نرینہ کی نعمت سے نوازے۔ آمین۔

محمد شریف الفضل ربوہ

مجلس خدام الاحمدیہ چنیوٹ کی امدادی مساعی

دیہات میں جا کر مصیبت زدگان کی امداد اور ادویات کی تقسیم

مکرم قائد صاحب مجلس خدام الاحمدیہ چنیوٹ نے فوجی حکام (جو امدادی کام کے لئے آئے ہوئے تھے) اور ریذیڈنٹ مجسٹریٹ صاحب کو مل کر خدام کی خدمات پیش کیں۔ انہوں نے وعدہ کیا کہ بوقت ضرورت ہم آپ کی خدمات سے فائدہ اٹھائیں گے۔

مقامی مجلس نے یہ فیصلہ بھی کیا کہ خدام باہر دیہات میں ادویات لے کر نکل جا دیں تا بیمار اور بے کس لوگوں میں مفت دوا تقسیم کی جاوے۔ اور اگر کہیں کسی کے مکان وغیرہ بنانے کی ضرورت پڑے۔ تو اس طرح بھی غریب اور مفلس لوگوں کی خدمت کی جا وے۔

چنانچہ دو بجے کے قریب بعد نماز ظہر خدام ضروری ادویات اور ٹیکہ جات لے کر دیہات کی طرف نکل گئے —— سب سے پہلے ہم موضع بابوواڈ جو کہ چنیوٹ سے تین چار میل کے فاصلہ پر واقع ہے گئے۔ وہاں پر لوگ اپنے گرے ہوئے مکان بنانے میں مصروف تھے۔ آدھے سے زیادہ گاؤں سیلاب کی نذر ہو چکا تھا خدام نے جا کر ان کی مدد کی۔

بعدہٗ ہم نے ادویات تقسیم کرنا شروع کیں۔ یہاں پر تقریباً ڈیڑھ صد لوگ مریض تھے۔ کسی کو بخار کسی کو انفلوئنزا کوئی کھانسی زکام میں مبتلا ہے۔ تو کوئی خرابی معدہ کا شکار ہے۔ ہم نے تمام لوگوں میں ادویات تقسیم کیں۔ ایک بڑھا دیوار کے نیچے آ گیا۔ اور اس کو کافی چوٹیں آئیں۔ ہم نے فوراً اس کو فرسٹ ایڈ پہنچائی اور پنسلین کا انجکشن بھی دیا۔ اور خدا کے فضل سے اسے افاقہ ہو گیا۔

بابوواڈ ہم تقریباً چار گھنٹے رہے۔ اس کے بعد ہم موضع کوٹ محمد یار گئے۔ یہاں پر بھی ملیریا اور انفلوئنزا زوروں پر تھا۔ تقریباً اسی مریضوں میں ادویات تقسیم کی گئیں آٹھ بجے شب کے قریب ہم واپس آئے۔ ہمارا یہ دورہ تقریباً دس میل پر مشتمل تھا۔

(خاکسار جمیل الرحمٰن خلیل معتمد مقامی)

نمایاں کام کرنے والی مجالس انصار کو انعامی و اعزازی جھنڈا

گذشتہ شوریٰ انصار میں فیصلہ ہوا تھا۔ کہ دیہاتی اور شہری جماعتوں کی مجالس انصار اللہ میں سے جو بلحاظ اپنی عمدہ کارکردگی کے اول آئیں۔ اجتماع کے موقع پر حضرت امیر المومنین کے دست مبارک سے امتحانی جھنڈا دلایا جایا کرے۔

شوریٰ کے اس فیصلے کی تعمیل میں انشاء اللہ۔ ایک دیہاتی مجلس انصار اللہ اور ایک شہری کو جن کا کام مقامی مرکزیہ مجلس انصار اللہ کے نزدیک سب سے اول ہوگا۔ ان کے لئے حضرت کے حضور جھنڈا دئے جانے کی سفارش کی جائے گی۔

سو ہر دیہاتی اور شہری جماعت کی مجالس انصار اللہ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ وہ اپنی اپنی کارکردگی کی سالانہ رپورٹ آخر ستمبر ۵۷ء تک بھجوا دیں۔ تا ان کے نمایاں کاموں کو ملحوظ رکھتے ہوئے انعامی جھنڈے کے لئے منتخب کیا جا سکے۔

بعض جماعتیں تنظیم انصار کا کام تو کرتی رہتی ہیں۔ لیکن رپورٹوں کے بھجوانے میں سستی سے کام لیتی ہیں۔ اس لئے اس دفعہ ان کو بھی موقع دیا جاتا ہے کہ وہ بھی اپنا حسن کارکردگی کو سالانہ رپورٹ کے ذریعہ مرکز کے سامنے پیش کر دیں تا انتخاب کے وقت ان کی رپورٹوں کو بھی ملحوظ رکھا جائے —— ورنہ وہی مجالس انصار کی انعامی جھنڈے کے انتخاب میں آیا کریں گی۔ جو اپنی کارگذاری کی باقاعدہ رپورٹیں بھجوانے کا التزام رکھیں گی۔

(نائب صدر مرکزیہ مجلس انصار اللہ)

مختلف مقامات پر سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلسے

لاہور

جماعت احمدیہ لاہور کے زیر اہتمام اتوار مورخہ ۲۵/۸/۵۷ کے روز صبح آٹھ بجے سے گیارہ بجے تک مسجد احمدیہ بیرون دہلی دروازہ میں مکرم جناب خاں صاحب میاں محمد یوسف صاحب کی صدارت میں جلسہ سیرۃ النبی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن کریم مکرم سید بہادل شاہ صاحب نے کی۔ بعد ازاں مولوی نور محمد صاحب دہلوی نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اکمل ترین ہونے کے متعلق تقریر فرمائی جس میں آپؐ کے اسوۂ حسنہ پر روشنی ڈالی گئی۔

دوسری تقریر مکرم مولوی عبدالرحمٰن صاحب مبشر امیر جماعتہائے احمدیہ ڈیرہ غازیخاں نے فرمائی۔ آپ نے اپنی تقریر میں ثابت کیا کہ حضور نبی کریمؐ اعلیٰ درجہ کے اخلاق کے مالک تھے اور اعلیٰ درجہ کے اخلاق کو دنیا میں قائم کرنے کے لئے مبعوث ہوئے تھے۔ اور یہ اخلاق قرآن ہیں۔ آپ دنیا کے لئے مجسم نمونہ تھے۔

تیسری تقریر قریشی محمود احمد صاحب نے کی۔ آپ نے قرآن اور احادیث سے آنحضرت صلعم کا اپنے غلاموں کے ساتھ حسن سلوک اور آپؐ کے ذریعہ غلامی کے انسداد اور غلاموں کی آزادی پر تفصیل کے ساتھ روشنی ڈالی۔

چوتھی تقریر مکرم شیخ عبدالقادر صاحب مربی لاہور نے فرمائی۔ آپ نے آنحضرت صلعم کی اہلی زندگی پر بالتفصیل روشنی ڈالی۔

پانچویں تقریر شیخ محمد احمد صاحب پانی پتی نے کی۔ آپ نے اپنی تقریر میں آنحضرت صلعم کے اپنے دشمنوں کے ساتھ حسن سلوک کے موضوع پر تفصیل کے ساتھ روشنی ڈالی اور فرمایا کہ ایسی مثال دنیا کے کسی حاکم اور بادشاہ نے آج تک پیش کی اور نہ کر سکتا ہے۔

چھٹی تقریر مکرم قریشی محمود احمد صاحب ایڈووکیٹ کی ہوئی آپ نے اپنی تقریر میں آنحضرت صلعم کی قوت مؤثرہ پر روشنی ڈالی۔

اس کے بعد عبدالرحمٰن صاحب ابن چوہدری شہاب الدین صاحب حلقہ سنت نگر نے "حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نزدیک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا اعلیٰ وارفع مقام" کے موضوع پر کشتی نوح اور حقیقۃ الوحی میں سے اقتباس سنایا۔ جس کو حاضرین نے بہت پسند فرمایا۔

مکرم جناب قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری نے اپنی تقریر میں فرمایا۔ کہ آنحضرت صلعم کی سیرت کا ہر پہلو اپنی ذات میں روشن ہے آپؐ کے اخلاق قرآن ہیں۔ آپؐ رحمۃ للعالمین ہیں۔ اور تمام دنیا کے لئے آپؐ کی زندگی نمونہ ہے

مکرم سید بہادل شاہ صاحب نے آنحضرت صلعم کے مشن کے کامیاب ہونے۔ خرید و فروخت میں اعلےٰ نمونہ دکھانے اور عورت کی تعظیم و تکریم اور وراثت میں سے عورت کو حصہ دلوانے کے متعلق بالتفصیل روشنی ڈالی۔

مکرم صاحب صدر نے فرمایا۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم حضرت نبی کریم صلعم کے اسوہ کو اپنائیں۔ اور آپؐ پر کثرت کے ساتھ درود بھیجیں۔ اور بعد دعا جلسہ بخیر وخوبی ختم ہوا۔

مرکزی سیکرٹری اصلاح وارشاد
جماعت احمدیہ لاہور

برہمن بڑیہ

"انجمن احمدیہ برہمن بڑیہ مشرقی پاکستان کے زیر اہتمام مورخہ ۲۵ر اگست ۵۷ء بروز اتوار "مسجد المہدی" برہمن بڑیہ میں نہایت اہتمام کے ساتھ جلسہ سیرالنبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد کیا گیا۔ جلسہ کا اعلان تمام شہر میں کیا گیا۔ اور جلسہ میں بھی لاوڈ سپیکر کا خاطر خواہ انتظام تھا۔

بعد نماز ظہر ۲½ بجے زیر صدارت جناب میر عبدالرزاق صاحب جلسہ کی کارروائی شروع کی گئی۔ عبدالسلام صاحب درویش نے قرآن مجید کی تلاوت کی۔ اور سید منظور احمد صاحب اور احمدیہ مکتب کی دو خوردسالہ بچیوں نے درثمین اور کلام محمود میں سے نظمیں خوش الحانی کے ساتھ پڑھ کر سنائیں

بعدہٗ مولوی سید اعجاز احمد صاحب فاضل مربی سلسلہ احمدیہ نے اس مبارک تقریب کی غرض وغائت بیان فرمائی۔ ان کے بعد جناب پی سی گپتا ریٹائرڈ سول سرجن نے رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات کے ساتھ اپنی عقیدت کا اظہار کیا آپ نے دلکش پیرایہ میں رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم کی بعض احادیث پیش کر کے اس تعلیم کی اہمیت پر زور دیا۔ اور حاضرین سے اپیل کی کہ موجودہ پُر فساد زمانہ میں اگر تمام اہل مذاہب حضرت محمدؐ کی مبارک اور پرحکمت تعلیم پر عمل کریں تو دنیا جنت کا نمونہ بن سکتی ہے۔ اور تمام اہل مذاہب اطمینان کا سانس لے سکتے ہیں

آپ کے بعد مکرم مولوی سید اعجاز احمد صاحب فاضل مربی سلسلہ احمدیہ نے "آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تمام دنیا کے لئے کامل نمونہ تھے" کے موضوع پر تقریر فرمائی اور تمام اہل مذاہب کو محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی کامل اور اکمل تعلیم پر عمل کر کے اللہ تعالےٰ کے ساتھ حقیقی تعلق قائم کرنے کی تلقین فرمائی۔

آپ کے بعد صاحب صدر نے حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ اور ان تقاریر سے فائدہ اٹھانے کی تلقین فرمائی۔ اور بعد دعا ۴½ بجے یہ مبارک تقریب اختتام پذیر ہوئی۔ باوجود بعض ناموافق صورت حالات کے خدا کے فضل سے یہ جلسہ بہت ہی کامیاب رہا اور لاوڈ سپیکر کی وجہ سے دور دور تک اہل شہر تقاریر سے مستفید ہوئے۔ الحمدللہ علیٰ ذالک"

(پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ برہمن بڑیہ
مشرقی پاکستان)

حافظ آباد

مورخہ ۷ر ستمبر کو مسجد احمدیہ حافظ آباد میں بعد نماز عشاء سیرت النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جلسہ زیر صدارت جناب شیخ محمد صدیق صاحب نائب امیر جماعت منعقد ہوا (۲۵ر اگست کو شدید بارش کی وجہ سے جلسہ نہ ہو سکا تھا) جس میں تلاوت قرآن کریم حافظ محمد صادق صاحب بنگالی نے کی۔ اور درثمین سے ایک نظم چوہدری اسلم حیات صاحب نے سنائی پھر عاجز راقم نے حضرت ڈاکٹر سید میر محمد اسمٰعیل صاحب سول سرجن مرحوم رضی اللہ عنہ کا ایک مضمون جو کہ حضرت نبی کریم صلعم کی بلندشان اور پاک سیرت کے کئی پہلوؤں پر مشتمل تھا۔ پڑھا۔

مولوی سید احمد علی شاہ صاحب مربی سلسلہ نے ایک گھنٹہ تک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ سیرت کے واقعات اور دنیا پر حضور کے احسانات پر تقریر فرمائی۔

پھر جناب گیانی واحد حسین صاحب مربی سلسلہ نے اپنے مخصوص انداز میں آنحضرت صلعم کی سیرت پر روشنی ڈالی خدا تعالےٰ کے فضل وکرم سے یہ جلسہ ہماری امید سے بڑھ کر پُررونق رہا۔ قریب کی سات احمدیہ جماعتوں سے قریباً ۵۰ نمائندے شامل ہوئے۔ جن کے لئے رات کی رہائش اور کھانے کا انتظام جماعت احمدیہ حافظ آباد نے کیا۔ لاوڈ سپیکر کا انتظام بھی کیا گیا تھا۔

آخر میں جناب صدر صاحب نے سب حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ اور دعا پر جلسہ ختم ہوا۔

راقم عاجز قریشی محمد حنیف قمر
خطیب احمدیہ مسجد حافظ آباد

بشیر آباد اسٹیٹ

۲۵/۸/۵۷ کو جماعت احمدیہ بشیر آباد اسٹیٹ سندھ کا جلسہ سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم زیر صدارت محترم چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب خالد منعقد ہوا۔ کچھ غیر از جماعت احباب بھی تشریف لائے ہوئے تھے۔ اور دو معزز عیسائی بھی جلسہ میں آئے۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد چوہدری عنایت اللہ صاحب انسپکٹر خدام الاحمدیہ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قبل از دعویٰ زندگی پر روشنی ڈالی۔ پھر محمد اسلم صاحب شاد نے "آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا اللہ تعالےٰ پر کامل یقین اور توکل" کے موضوع پر تقریر کی۔

پھر خاکسار نے "آنحضرت صلعم کی قوت قدسیہ کا اثر اور فیض روحانی" کے موضوع تقریر کی۔

پھر آخر میں صاحب صدر نے فرمایا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کامل رہبر ہیں۔ اسلئے آپ نے جو لائحہ عمل پیش فرمایا اور ضابطۂ حیات بیان فرمایا ہے۔ وہ ہر لحاظ سے ہر طبقہ کے انسان کے لئے کامل و اکمل ہے۔ آپ نے ہر طبقہ کے انسان کے لئے نمونہ چھوڑا ہے۔ یتیم اور غریب سے لے کر بادشاہ تک ہر طبقہ کے انسان کے لئے نمونہ چھوڑا ہے۔ یتیم اور غریب سے لے کر بادشاہ تک ہر طبقہ کا انسان آپ کے اسوۂ حسنہ سے فائدہ حاصل کر سکتا ہے۔ اسی طرح روحانیت کے میدان میں بھی ہر مقام کے انسان کے لئے آپ میں اسوۂ حسنہ موجود ہے۔ جماعت احمدیہ کے ہر فرد کو حضور کے اسوۂ حسنہ پر عمل کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے سلبی دعا کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔

خاکسار ماسٹر فضل الدین سیکرٹری
اصلاح وارشاد جماعت احمدیہ
بشیر آباد اسٹیٹ
سندھ

★

وعدے سے زیادہ ادا کرنیوالی جماعت

جماعت دیہ چیا سابق سندھ کے چوہدری شاہ دین پریذیڈنٹ اور ان کی اہلیہ صاحبہ تو سابقون الاولون کے مجاہد ہیں۔ جن کے نام اسلامی تاریخ کی انیس سالہ کتاب میں جو عنقریب شائع ہونے والی ہے لکھے جا چکے ہیں وہ خود اور ان کے بیٹے چوہدری نورالدین صاحب بھی جو سیکرٹری مال بھی ہیں اپنے باپ کے نقش قدم پر چل رہے ہیں۔ چنانچہ اس جماعت نے سال رواں میں ۲۳۸/- کا وعدہ کیا۔ لیکن ۳۱ر اگست تک نہ صرف اسے سو فی صدی ادا کیا۔ بلکہ وعدہ سے ۷۳/۸ کی رقم زیادہ داخل فرمائی۔ اور اسی طرح گذشتہ سال بھی ان کا وعدہ کیا۔ لیکن ۳۱ر اگست تک نہ صرف اسے سو فی صدی ادا کیا۔ بلکہ وعدہ سے ۷۳/۸ کی رقم زیادہ داخل فرمائی۔ اور اسی طرح گذشتہ سال بھی ان کا وعدہ ۲۱۸ تھا۔ لیکن ادائیگی ۳۹۴/۱۴ تھی اور سال ۵۵ء میں ۲۳۴ وعدہ پر ۳۱۹/- کی پیشکش اپنے امام کے حضور پیش کی۔ اور سال ۵۴ء میں ۱۸۲ وعدہ سے ۳۹۱/- بڑھا کر دئے یعنی ۲۲۱/- دئے تھے۔ اوپر کی کیفیت کہہ رہی ہے کہ ان چار سالوں میں ہر سال ہی وعدہ سے ادائیگی زیادہ ہے۔ اور جماعت میں تمام احباب زمیندار ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ خود پریذیڈنٹ اور ان کے بیٹے سیکرٹری مال اپنا وعدہ معہ اپنی اہلیہ صاحبہ کے سب سے اول ادا کرتے ہیں۔ پھر وہ احباب کو تحریک کرتے ہیں۔ تو وہ بھی اپنے صدر کے نمونہ پر وعدے سے بڑھا کر ادا کرتے ہیں۔

سال حال اور سال گذشتہ کی کیفیت نام وار یہ ہے

(۱) چوہدری شاہ الدین صاحب صدر سال ۲۲ ۔ ۶۲ ۔ سال ۲۳ ۷۴

(۲) اہلیہ صاحبہ " " ۲۲ " ۵ " ۲۳ ۷

(۳) چوہدری نورالدین صاحب معہ اہلیہ سیکرٹری مال " ۱۲ وعدہ ۵۸ ۔ ادائیگی ۶۰ ۔ وعدہ سال

(۴) چوہدری محمد الدین صاحب معہ اہلیہ برادر سیکرٹری مال " ۱۳ ۶۲ ۔ ادائیگی ۹۱

گویا دونوں بھائیوں نے گذشتہ سال ۷۹ اور سال رواں میں ۱۲ روپیہ اضافہ کرکے دیا۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(۵) چوہدری غلام رسول صاحب وعدہ سال ۱۲ ۲۳ ۔ وصولی ۴۲ ۔ وعدہ سال ۱۳ ۲۵ وصولی ۵۰

(۶) اہلیہ صاحبہ " " " " ۵ " ۸ " " ۹ ۱۰

(۷) چوہدری شمس الدین صاحب وعدہ سال ۱۲ ۹۱ ۔ وصولی ۱۹۳ ۔ ۱۳ ۲۳ ۲۲۰

(۸) اہلیہ صاحبہ " " " ۶ " ۱۲ " " ۷ " ۷

(۹) چوہدری نذیر احمد صاحب " " ۳۲ ۳۲۷

دیہ چیا کے وعدوں اور وصولی کی یہ کیفیت ہر وعدہ کرنے والے کو متوجہ کر رہی ہے کہ وہ بھی نہ صرف اپنے وعدے ہی وقت کے اندر ادا کریں۔ بلکہ حتی الوسع اپنی وسعت کے مطابق اضافہ سے دیں۔ اور عہدہ داران خود اپنی جماعت کے لئے نیک نمونہ پیش فرماویں۔ تو ان کے نمونہ پر احباب بھی اپنے وعدے جلد تر ادا فرماویں۔

معتمد صاحبان اور سیکرٹریان مال و تحریک جدید و خدام الاحمدیہ کو معلوم ہے کہ سال رواں تو اب قریب ختم ہے۔ اور کہ ۳۱ر اکتوبر وعدوں کے ادا کرنے کی آخری میعاد ہے۔ کارکنان ہوشیاری اور بیدار مغزی سے وصولی کی جدوجہد کریں۔ تا ان کے وعدے ۳۱ر اکتوبر سے پہلے پہلے سو فی صدی نہ صرف پورے ہوں۔ بلکہ دیہ چیا کی طرح اضافہ سے بھی ادا ہوں۔

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

انصار اللہ کا تیسرا سالانہ اجتماع

۲۶، ۲۷ر اکتوبر ۱۹۵۷ء بروز جمعہ و ہفتہ کو رہا ہے

مجلس انصار اللہ کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز کی منظوری سے اس سال سالانہ اجتماع ۲۶، ۲۷ر اکتوبر ۱۹۵۷ء بروز جمعہ و ہفتہ ہو رہا ہے۔ اس موقعہ پر ہر مجلس کے نمائندگان کی شمولیت لازمی ہے۔ تمام مجالس اپنے اپنے نمائندگان کے نام مرکزی دفتر میں جلد بھجوا دیں ــــ سالانہ شوریٰ میں پیش ہونیوالے امور متعلقہ مجلس انصار اللہ میں پیش کرنے کے بعد ۳۰ر ستمبر ۱۹۵۷ء تک ان کے متعلق تجاویز بھجوائی جاسکتی ہیں۔

(قائد عمومی انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

خدام الاحمدیہ

اجتماع میں شمولیت ـــــ سالانہ اجتماع

۱۱-۱۲-۱۳ر اکتوبر ۱۹۵۷ء بمقام ربوہ

ہمارا سالانہ اجتماع تربیتی اجتماع ہوتا ہے۔ کوشش کرنی چاہیئے کہ ہر رکن اس میں شامل ہو اور خود مرکز میں آکر اور اجتماع میں شامل ہوکر طریق کار کو دیکھے اور اس پر عمل کرے۔ یہ تین دن کی تربیت بطور نمونہ ہوتی ہے جس کے مطابق سارا سال مجالس اور اراکین نے خود عمل کرنا ہوتا ہے۔ قائدین کو اس سلسلہ میں خاص تحریک کرنی چاہیئے ویسے بھی مرکز میں آنے کا یہ ایک خاص موقع ہوتا ہے۔ اس کو ضائع نہیں کرنا چاہیئے۔ اجتماع کے موقع پر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز اپنے خدام سے خاص طور پر خطاب فرماتے ہیں۔ پس زیادہ سے زیادہ خدام کو اجتماع میں شمولیت کی کوشش کرنی چاہیئے۔ چونکہ مرکز نے قبل از وقت انتظامات مکمل کرنے ہوتے ہیں۔ اسلئے مجالس کو چاہیئے کہ اجتماع میں شامل ہونے والے اراکین کی تعداد سے یکم اکتوبر ۱۹۵۷ء تک مرکزی دفتر کو مطلع کردیں تا اس کے مطابق انتظامات ہوسکیں۔ آپ کی کوشش ہونی چاہیئے کہ زیادہ سے زیادہ خدام شامل ہوں۔

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

سالانہ اجتماع

اور

قائدین کرام مجالس خدام الاحمدیہ کی خدمت میں ایک ضروری گذارش

اس سال خوراک کے سلسلہ میں بعض اشیاء کے غیر معمولی مہنگا ہو جانے کی وجہ سے سالانہ اجتماع کا تخمینہ گذشتہ سالوں کے مقابلہ میں بہت بڑھ گیا ہے۔ لہذا قائدین کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ اس دفعہ چندہ سالانہ اجتماع کی شرح کے مطابق وصولی کی طرف خاص توجہ فرمائی جائے کیونکہ پہلے بھی آمد کے مقابلہ میں اخراجات بڑھ جاتے ہیں۔ لہذا اس سال اگر اس طرف غیر معمولی توجہ نہ دی گئی۔ تو بہت سی مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا۔

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

انصار اللہ کے سالانہ اجتماع میں نمائندگان کی شمولیت مندرجہ ذیل نسبت سے ہوگی

(الف) ہر ایسی مجلس انصار اللہ جس کے رکن ۲۰ سے کم ہوں۔ ایک نمائندہ منتخب ہوگا۔

(ب) ہر ایسی مجلس جس کے رکن ۲۰ ہوں۔ ایک نمائندہ منتخب ہوگا۔ اور زعیم بلحاظ عہدہ اس مجلس کا نمائندہ ہوگا۔ (بغیر انتخاب کے)

(ج) ایسی مجالس انصار اللہ جن کے ارکان کی تعداد ۲۰ سے زائد ہو۔ بیس یا اس کے جز پر ایک ایک نمائندہ زائد ہوتا چلا جائے گا۔

(د) ایسی بڑی مجالس انصار اللہ جہاں پر زعیم اعلےٰ بھی مقرر ہو تو زعیم اعلےٰ بھی بلحاظ عہدہ بغیر انتخاب کے مجلس کا نمائندہ ہوگا۔

(ہ) ضلعوار نظام کے ماتحت جہاں پر زعیم مقرر ہو چکے ہیں۔ ان کو بھی اجتماع میں نمائندگی کا استحقاق حاصل ہوگا۔

(و) جن مجالس انصار اللہ میں صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہوں۔ وہ بھی بحیثیت صحابی نمائندہ تصور ہوں گے۔ اور ان کو اجتماع میں شرکت کا حق حاصل ہوگا۔ لیکن ان صحابہ کرام کو اپنے صحابہ ہونے کی تصدیق میں اپنی مجلس کے زعیم کی تحریر ساتھ لانی ہوگی۔

(قائد عمومی انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

ملایا ——— ایک نئی اسلامی مملکت

ذیل میں اس نئی اسلامی مملکت کے حالات مختصراً درج کئے جاتے ہیں

وفاقی ملایا نو ریاستوں اور دو بستیوں پر مشتمل ہے۔ یہ ریاستیں کیڈا، پیراک، کیلانتان، سلانگور، نیگری سمبیلان، ملاکا، جوہور، پہانگ اور ٹرنگانو ہیں۔ (سنگاپور اس وفاق میں شامل نہیں) اور بستیاں پینانگ اور ملاکا ہیں۔ وفاق کی جملہ آبادی ساٹھ لاکھ ہے۔ جس میں ۴۹ فی صد ملایائی اور ۶۰ء۳۷ فی صد چینی ہیں۔ باقی آبادی ملی جلی ہے۔ جن کی تعداد ایک لاکھ ہے۔ اس ملی جلی آبادی میں جنگلوں میں رہنے والے قدیم لوگ سکائی۔ جاکن، نیگریٹاس اور جاوانی انڈونیشائی سیلیس کے بوگیس ملاح اور حضر موت کے باشندہ اور متمول عربوں کا چھوٹا سا فرقہ بھی شامل ہے۔ ملایا کے قدیم باشندوں کے بارے میں خیال ہے۔ کہ وہ اب سے سات ہزار سال قبل ایشیا سے آکر جزیرہ نما میں آباد ہوئے تھے۔ ملایا میں آباد وہاں کے قدیم باشندے ہوں یا چینی، ہندوستانی ہوں یا پاکستانی عرب ہوں یا دیگر قومیں لفظ "ملایائی" کا اطلاق ان تمام باشندوں پر ہوتا ہے جنہوں نے ملایا کو اپنا وطن بنا لیا ہے۔

ملک اور باشندے

ملایا کے وسطی سلسلہ دار پہاڑ گھنے جنگلات سے ڈھکے ہوئے ہیں۔ اور یوں بھی وفاقیہ کے پانچ میں سے چار حصوں میں جنگلات ہی جنگلات ہیں۔ گرم مرطوب آب وہوا۔ اور کافی بارش کی وجہ سے درخت انتہائی بلند ہوتے ہیں اور ان کے نچلے حصے جھاڑیوں بیلوں اور بڑے بڑے درختوں سے گھرے ہوتے ہیں

ابتدائی برطانوی رابطہ

سترھویں صدی میں برطانیہ نے جنوبی چین سے تجارت شروع کی۔ اور چین تک بحری راستہ آبنائے ملاکا سے ہو جو اس وقت ولندیزیوں کے زیر اقتدار تھا۔ گزرتا تھا ملاکا کو کھلا رکھنے نیز اپنے جہازوں کو بندرگاہ کی سہولتیں فراہم کرنے کی غرض سے برطانیہ کے پاس کوئی اڈہ نہیں تھا۔ لہٰذا ۱۷۸۶ء میں ایسٹ انڈیا کمپنی نے کیپٹن فرانسس لائٹ کو یہ اختیار دیا کہ وہ سلطان کیڈا سے جزیرہ پنانگ حاصل کرنے کی درخواست کریں ۱۸۰۰ء میں قریب کے براعظم پر واقع صوبہ ویلزلی کا اس میں اضافہ ہوا ۱۷۹۵ء میں ملاکا کو ولندیزیوں سے حاصل کیا گیا (جنہوں نے اسے ڈیڑھ سو برس قبل پرتگالیوں سے لیا تھا) آخر ۱۸۲۴ء میں یہ بینکولن کے بدلے میں برطانیہ کے حوالہ کر دیا گیا۔ ۱۸۱۹ء میں اسٹیمفورڈ رفلز نے جزیرہ نما ملایا کے جنوب مشرق سرے پر سنگاپور میں ایک بستی اور آزاد بندرگاہ کی بنیاد رکھی۔ جہاں کی آبادی ڈیڑھ سو تھی۔ مگر پچاس برس بعد جزیرہ نما ملایا کے برابر ہو گئی۔

سلطنت ملاکا انیسویں صدی تک پارہ پارہ ہو گئی۔ اور اس کے خاتمے پر متعدد ریاستیں علیحدہ علیحدہ معرض وجود میں آگئیں۔ جہاں چھوٹی چھوٹی بادشاہتیں قائم ہو گئیں۔ کچھ عرصہ بعد برطانیہ نے ان تمام ریاستوں پیراک، سیلانگور، نیگری سیمبلیلان اور پہانگ سے جو ایک آزاد وفاقیہ میں شامل ہو گئے معاہدات کئے اور انہیں اپنی حفاظت میں لے لیا۔

اقتصادی اعتبار سے اس ملک کو دنیا کی منڈیوں میں ایک خاص مقام حاصل ہے یہ مقام ربڑ اور ٹین کی پیداوار کا مرہون منت ہے۔ اس کے ساٹھ فی صدی سے زائد زیر کاشت رقبہ میں ربڑ کے باغات ہیں۔ دنیا بھر میں سب سے زیادہ ٹین ملایا کے وفاق ہی میں پیدا ہوتا ہے۔ اور بولیویا کے مقابلے میں (جو ٹین کی پیداوار کے اعتبار سے دوسرے نمبر پر ہے) یہاں ساٹھ فی صد ٹین زیادہ .... پیدا ہوتا ہے۔

پیداوار

ملایا میں چاول کی کاشت بھی بہت کافی ہوتی ہے۔ دوسری زرعی اشیاء بھی خاص مقدار میں پیدا ہوتی ہیں۔ وسیع پیمانے پر ماہی گیری کے علاوہ گھنے جنگلوں سے بھی کافی دولت حاصل کی جاتی ہے۔ ملایا کا اسی فی صد رقبہ گھنے اور قدیم جنگلوں سے ڈھکا ہوا ہے جنگلوں سے ڈھکے ہوئے پہاڑوں کا سلسلہ ملک کے شمال سے جنوب تک چلا گیا ہے۔ ان کی بلندی بعض مقامات پر سات ہزار فٹ تک ہے اور انہوں نے ملک کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا ہے یعنی ملک کے طبعی حالات ایسے ہیں۔ جو گوریلا سرگرمیوں میں معاون ہوتے ہیں۔ اور جن کے خلاف حکومت کو مارچ ۱۹۴۸ء سے جنگ کرنا پڑی ہے۔ زیادہ تر تجارتی کاروبار چینیوں ہی کے ہاتھ میں ہے۔ اور کان کنی کی صنعت نیز آمدنی کے دوسرے بنیادی ذرائع میں بھی زیادہ تر سرمایہ انہی کا لگا ہوا ہے۔

نئی مملکت کے طرز حکومت کا فیصلہ

ملایا کی نئی مملکت کے طرز حکومت کا فیصلہ ایک دستوری کانفرنس میں کیا گیا تھا۔ جو جنوری اور فروری ۱۹۵۶ء میں لندن میں منعقد ہوئی تھی۔ اس کانفرنس کے فیصلے کے مطابق ملاکا اور وفاق ملایا کے حکمرانوں کی کونسل کی جانب سے ایک دستوری کمیشن قائم کیا گیا۔ اور اسے یہ ذمہ داری سونپی گئی کہ وہ ایک ایسے وفاق کا آئین تیار کرے۔ جو (برطانوی) دولت مشترکہ میں رہ کر بھی مکمل طور پر آزاد اور خود مختار ہو۔ کمیشن کا چیئرمین اور ایک رکن انگریز تھا۔ باقی تین رکن پاکستان۔ ہندوستان اور آسٹریلیا سے مقرر کئے گئے۔

کمیشن نے ملایا میں آئینی ملوکیت اور دو ایوانی پارلیمنٹ قائم کرنے کے علاوہ آئین کے تحت وفاق کی مکمل تنظیم نو کی سفارش کی۔ نئی حکومت ایک سربراہ مملکت (جو یانگ دی پرتوان اگونگ کے نام سے موسوم ہوگا) بائیس ارکان کے سینیٹ اور سو ارکان کے ایوان نمائندگان پر مشتمل ہوگی۔

ملایا کے حکمرانوں کی کانفرنس نے ۳ اگست کو ریاست نیگری سمبیلان کے سلطان عبدالرحمن کو (جن کا اپنے ہم نام وزیر اعظم سے کوئی رشتہ نہیں ہے) آزاد ملایا کا سربراہ منتخب کیا۔ سلطان عبدالرحمن ملایائی زبان کے علاوہ انگریزی بھی دسترس رکھتے ہیں اور آئینی قانون کے ماہر ہیں۔ ان کا لقب "ملایا کے حکمران اعلیٰ" ہوگا۔ اور وہ تاریخ کے پہلے آئینی سلطان ہیں۔ جنہیں ایک قلیل مدت کے لئے منتخب کیا گیا ہے۔

ملایا کی سینیٹ کی میعاد چھ سال ہو گی اس کے نصف ارکان ریاستی اسمبلیاں منتخب کریں گی۔ اور نصف سربراہ مملکت نامزد کریں گے۔ ایوان زیریں کے تمام ارکان علاقائی بنیاد پر منتخب کئے جائیں گے۔

سابق وفاق

ملایا کا سابق وفاق ۱۹۴۸ء میں قائم کیا گیا تھا۔ اور اس کے قائم ہوتے ہی کمیونسٹوں نے زبردست تحریک شروع کر دی۔ ۴۸ء کے وسط میں ملایا کی کمیونسٹ پارٹی اور اس سے ملحق تنظیمیں خلاف قانون قرار دے دی گئیں۔ لیکن کمیونسٹ پارٹی کی جھنگ جو شاخ "ملایائی قوموں کی سپاہ آزادی" نے جنگلوں اور پہاڑی علاقوں میں گوریلا جنگ شروع کر دی جو ۱۹۵۰ء میں اپنی شدت پر پہنچ گئی۔

ملایا کی کمیونسٹ پارٹی اور اس کے گوریلا سپاہی اپنی کمین گاہوں سے اچانک حملے کرتے اور قتل و غارت کے بعد دوبارہ جنگلوں میں بھاگ جاتے۔ ۱۹۵۳ء تک ڈھائی ہزار کے قریب بے گناہ شہریوں کو دہشت پسندوں نے موت کے گھاٹ اتار دیا۔ اور حفاظتی فوج کے تین ہزار افراد ہلاک یا زخمی ہوئے۔ چھ ہزار سے زیادہ گوریلا سپاہی بھی ہلاک کر دیئے گئے۔ جن میں پانچ ہزار آٹھ سو چینی تھے۔

30

جاپان کا قبضہ

دوسری جنگ عظیم کے دوران میں ملایا پر جاپان نے قبضہ کر لیا تھا۔ ملک کی معیشت پر اس کے اثرات بہت تباہ کن ثابت ہوتے تھے۔ گوریلا جنگ کی وجہ سے معاشی بحالی کے کام میں اگرچہ مسلسل رخنہ اندازی ہوتی رہی۔ لیکن ملک نے اس کے باوجود تیزی سے ترقی کر لی ہے۔ معاشی بہبود صحت عامہ اور تعلیم کے میدان میں خاص طور پر نمایاں ترقی ہوئی ہے۔

عام انتخاب

جولائی ۱۹۵۵ء کے عام انتخابات ملایا کی خود مختاری کی جانب ایک اہم قدم تھا ملایا کے قوم پرستوں کی متحدہ تنظیم، ملایا کے چینیوں کی ایسوسی ایشن اور ملایا کے ہندوستانی نژاد باشندوں کی کانگرس کی مشترکہ پارٹی نے انتخاب میں غالب اکثریت حاصل کر لی۔ مشترکہ پارٹی کے انتخابی پروگرام میں یہ شق بھی شامل تھی۔ کہ جو کمیونسٹ ہتھیار ڈال کر اطاعت قبول کر لیں گے۔ ان کو معافی دے دی جائے گی ۹ ستمبر ۱۹۵۵ء کو حکومت نے عام معافی کا اعلان کر دیا۔

۸ فروری کو عام معافی کی پیشکش واپس لے لی گئی اور گوریلا جنگ دوبارہ چھڑ گئی۔ یکم مارچ ۱۹۵۶ء سے داخلی سلامتی اور مقامی مسلح افواج کی ذمہ داری وفاقی حکومت کو سونپ دی گئی۔ اپریل ۱۹۵۶ء تک ۴۳ علاقوں کو جن میں ۲۵ لاکھ افراد آباد ہیں۔ دہشت پسندوں سے پاک کر دیا گیا اور ان پر سے وہ تمام پابندیاں اٹھالی گئیں۔ جو ہنگامی قواعد کے تحت نافذ کی گئی تھیں۔ گوریلاؤں کے خلاف مہم میں فوجی کامیابیوں کے علاوہ ایک بہت بڑا کام یہ کیا گیا۔ کہ ساٹھ ہزار افراد جنہوں نے جنگلوں کے قریب ناجائز قبضہ کر کے کھیتی باڑی شروع کر دی تھی۔ اور جو کمیونسٹ دہشت پسندوں کے آئے دن شکار ہوتے رہتے تھے پانچ سو نئے اور محفوظ گاؤں میں دوبارہ آباد کر دیئے گئے۔

درخواست دعا

میرے ایک دوست بشارت احمد صاحب بعض مشکلات میں ہیں۔ احباب دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کی مشکلات کو دور کرے۔

(تہمینہ تبسم) ربوہ

پنڈت نہرو ایشیا میں اپنی حاکمیت کیلئے کثیر رقم خرچ کر رہے ہیں

ہندوستان نے اسلحہ کی اندھا دھند خریدکو جائز ٹھہرانے کیلئے پاکستانی حملہ کا ہوا کھڑا کیا ہے

کراچی ۹ ستمبر وزیر خارجہ ملک فیروز خاں نون نے کہا ہے۔ کہ ہندوستان غیر ممالک سے جو اندھا دھند ہتھیار خرید رہا ہے۔ پنڈت نہرو نے اسے جائز ٹھہرانے کے لئے پاکستان کے حملہ کا ہوا کھڑا کر دیا ہے۔

ملک فیروز خاں نون کا متن درج ذیل ہے

"وزیر اعظم ہند پنڈت جواہر لال نہرو نے ۲۸ اگست کو امور خارجہ کی پارلیمانی کمیٹی کے روبرو ایک بیان دیتے ہوئے کہا ہے۔ کہ ممکن ہے۔ پاکستان کشمیر کو طاقت کے ذریعے حاصل کرنے کی کوشش کرے میں نہیں سمجھتا کہ پنڈت جی کے پیش نظر کیا ہے مگر وہ اپنے عوام کو ہراساں کرکے ان سے دفاعی اخراجات میں اضافے کی منظوری حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ تو میں اسے بخوبی سمجھ سکتا ہوں۔ کیونکہ یہ سیاسی کھیل کا ایک حصہ ہے۔ جسے ماضی میں کئی بار کھیلا جا چکا ہے۔ اب فیصلہ کرنا ہندوستانیوں کے ہاتھ میں ہے۔ کہ وہ اضافہ شدہ فوجی اخراجات کی منظوری دے کر اپنی قومی معیشت کو تباہ کرنا چاہتے ہیں یا نہیں۔"

"پنڈت جی اپنے قیام لندن کے دوران دو کروڑ پونڈ کا قرضہ حاصل کرنے میں ناکام رہے ہیں۔ اور وہ اس طرح انہیں اپنے دوسرے پنجسالہ ترقیاتی منصوبہ کے لئے سرمایہ ملتا نظر نہیں آتا۔ اور یہی ان کی اصل دشواریاں ہیں حکومت ہند مزید روپیہ حاصل کرنے کے لئے اپنے باشندوں پہ مزید ٹیکس لگانے کی ضرورت کا بھی جائزہ لے رہی ہے۔ بھاری ٹیکسوں اور غیر منفعت بخش منصوبوں کے لئے غیر ممالک سے قرضے حاصل کرنے کی پالیسی نے کانگرس پارٹی کے لئے مشکلات پیدا کر دی ہیں۔ ہندوستان اپنی دفاعی افواج پر جو اخراجات کر رہا ہے۔ اور ہوائی جہاز اور توپیں خریدنے کے لئے غیر ممالک سے جو قرض حاصل کر رہا ہے۔ اگر یہ روپیہ بچایا جائے۔ تو ہندوستان بڑی آسانی سے لوگوں کا معیار زندگی بلند کرنے کی رفتار تیز کر سکتا ہے

ملک فیروز خاں نون نے کہا "ہر شخص جانتا ہے کہ حملہ کرنے والے ملک کو دفاع کرنے والے ملک سے تین گنا طاقت درکار ہوتی ہے۔ لیکن ہندوستان کی تینوں مسلح افواج کی طاقت پاکستان سے چار گنا ہے۔"

آپ نے کہا "پنڈت نہرو نے جو دلیل دی ہے۔ اسے سنی سنائی باتوں پہ یقین کرنیوالے ہی تسلیم کر سکتے ہیں۔"

وزیر خارجہ نے کہا کہ ہندوستان نے پہلی مرتبہ جارحانہ کاروائی کے جرم کا ارتکاب اس وقت کیا۔ جب اس کی فوجیں کشمیر میں داخل ہوئیں اور وہاں کی جمہوری قوتوں کو کچل دیا گیا۔ اور ہندوستان نے دوسرے جرم کا اس وقت ارتکاب کیا۔ جب وہ کشمیر میں رائے شماری کرانے کے متعلق اپنے وعدوں سے پھر گیا

ملک فیروز خاں نون نے کہا "پنڈت نہرو اگر دیانتداری سے جنگ کا خطرہ محسوس کرتے تو وہ روس کو آسانی سے سلامتی کونسل کی اس قرارداد پر حق تنسیخ استعمال کرنے سے باز رکھ سکتے ہیں۔ جس قرارداد میں کشمیر میں بین الاقوامی فوج متعین کرنے کی تجویز پیش کی گئی تھی۔

وزیر خارجہ نے پنڈت نہرو کے اس بیان کو حیرت انگیز قرار دیتے ہوئے کہا ہے۔ کہ ہندوستان جنگ کے کسی نام نہاد خطرے کو اقوام متحدہ میں درخواست دے کر رکوا سکتا۔۔۔ آپ نے کہا "اگر ہندوستان کو واقعی جنگ کا ڈر ہے۔ تو اسے آسانی سے دور کیا جا سکتا ہے۔ ایک دوسرے پہ حملہ نہ کرنے کے معاہدہ کی پیش کش پہلے ہی کی جا چکی ہے۔ میں ایک قدم اور آگے بڑھتا ہوں۔ اور یہ اعلان کرتا ہوں۔ کہ پاکستان نہ صرف ہندوستان پر کبھی حملہ نہیں کرے گا۔ بلکہ اگر ہندوستان پر حملہ ہوا تو پاکستان اس کی امداد کریگا۔ بشرطیکہ پنڈت نہرو کشمیر میں رائے شماری کرانے کے متعلق اپنی بین الاقوامی ذمہ واریوں کا احترام کریں۔

وزیر خارجہ نے اعلان کیا کہ پنڈت نہرو دنیش میں اپنی سامراجیت اور حاکمیت کے لئے زرکثیر صرف کر رہے ہیں لیکن نہرو جتنی جلدی سمجھ بوجھ سے کام لیں۔ ان کے ملک و قوم کے لئے اتنا ہی اچھا ہے

ملک فیروز خاں نون نے کشمیر کے متعلق ہندوستان کے موقف اور ہندوستانی جارحیت کی تفاصیل کی وضاحت کرتے ہوئے کہا "کتنے افسوس کی بات ہے۔ کہ اس موقعہ کے باوجود ہندوستان دنیا پر یہ ثابت کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ کہ وہ حملہ آور نہیں ہے میں پنڈت جی سے پوچھتا ہوں۔ کہ کشمیر کے لوگوں نے آپ کے خلاف کب جارحانہ کاروائی کی تھی آپ ان کے ملک پر سنگینوں کے سہارے کیوں قبضہ کئے ہوئے ہیں۔ آپ انہیں حق خود اختیاری سے (جو اقوام متحدہ کے بنیادی حقوق میں سے ایک ہے) کیوں محروم کئے ہوئے ہیں۔

ملک فیروز خاں نون نے امن کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے کہا ہے۔ اگر پاکستان اور ہندوستان میں امن ہو گا۔ تو دونوں ملک، دنیا کے سامنے اقتصادی ترقی کی تیز ترین رفتار کی مثال قائم کر سکتے ہیں۔"

سیلاب زدہ علاقوں میں احمدیہ ریلیف کمیٹی سیالکوٹ کی امدادی مساعی

نارووال، بن باجوہ اور رائے پور میں امدادی مراکز کا قیام

از جناب ظہور الحسن صاحب سیکرٹری احمدیہ ریلیف کمیٹی ضلع سیالکوٹ

ضلع سیالکوٹ میں سیلاب نے ایک دفعہ پھر جو تباہی کی ہے۔ وہ نہایت ہی عبرتناک ہے سرکاری و غیر سرکاری حلقوں کا خیال ہے کہ اس سے پہلے ضلع سیالکوٹ میں اس قدر نقصان کبھی نہیں ہوا دیہات کے دیہات پیوست زمین ہو گئے ہیں۔ لوگ بے سروسامانی کی حالت میں سڑکوں اور نہروں کی پٹڑیوں پر ہیں مجلس عاملہ جماعت احمدیہ سیالکوٹ نے فوراً گذشتہ سالوں کی طرح احمدیہ ریلیف کمیٹی کی تشکیل کی۔ جس نے فوراً ریلیف کا کام شروع کر دیا۔ سیلاب میں گھرے ہوئے بزرگوں کو خدام الاحمدیہ کے ذریعہ فوری طور پر راشن پہنچانے کا انتظام کیا گیا۔ چوہدری نذیر احمد صاحب باجوہ صدر ریلیف کمیٹی نے بذات خود مختلف سیلاب زدہ علاقوں کا دورہ کرکے ان سے اظہار ہمدردی کیا اور انکی فوری امداد کا جائزہ لیا۔ اس کام میں خواجہ مختار احمد صاحب وکیل نے ان کا ہاتھ بٹایا۔ اس سروے کے بعد فلڈ کنٹرول آفس سیالکوٹ کو ذاتی معلومات کی بنا پر نہایت مفید مشورے دئے گئے دوسری طرف ریلیف کمیٹی نے اس سروے اور جائزے کی روشنی میں ریلیف کے کام کو منظم کیا

نارووال سیکٹر میں زیر سرکردگی میجر عبد الحق صاحب خدام کا ایک دفتر بھجوایا گیا۔ اسی طرح مقامی حکام کی خواہش کے مطابق بن باجوہ میں باقاعدہ ریلیف کیمپ زیر انتظام ناصر احمد صاحب پال نائب قائد کھولا گیا ہے ان کو ہر قسم کی ضروریات فراہم کرنے کے انتظامات کئے جا رہے ہیں۔ ایک اور کیمپ رائے پور میں کھولا جا رہا ہے

جناب ڈپٹی کمشنر صاحب سیالکوٹ نے خواہش کی ہے کہ اس دفعہ بھی احمدی معماروں سے تعمیر کا کام لیا جائے۔ جس کے لئے مرکز میں بھی درخواست کی گئی ہے

قارئین الفضل سمجھ سکتے ہیں۔ کہ اتنے بڑے وسیع ریلیف کے کام کے لئے سرمایہ کپڑے وغیرہ کی کس قدر ضرورت ہوگی۔ مقامی جماعت اپنی استعداد اور طاقت سے بڑھ کر حصہ لے رہی ہے۔ امیر صاحب جماعت احمدیہ خود بھی سامان اور چندہ فراہم کرنے میں سرگرمی سے کوشش فرما رہے ہیں۔ مگر باوجود اس کے ضرورت ہے کہ باہر کی جماعتیں دیہاتی گھریلو ضروریات کی اشیاء اور کپڑے جمع کرکے بھجوائیں۔

جو جماعتیں یا افراد جس قسم کی امداد دینا چاہیں اس سے احمدیہ ریلیف کمیٹی کو مطلع فرمائیں۔

درخواست دعا

میرے چھوٹے بھائی عزیزم بشیر اصغر ۱۷ ستمبر ۱۹۵۷ء کو پاکستان واپس آنے کے لئے لندن سے بذریعہ کار روانہ ہو چکے ہیں۔ احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ ان کی بخیر و عافیت واپسی کے لئے دعا فرمائیں۔

(ظہور احمد باجوہ ربوہ)

وزیر اعلیٰ کو قبائلیوں کی یقین دہانی

پشاور ۹ ستمبر: مقامی اور قبائلی علاقوں کے ارکان اسمبلی پر مشتمل ایک وفد آج یہاں وزیر اعلیٰ مغربی پاکستان سردار عبد الرشید سے ملا۔ اور انہیں اپنی طرف سے مکمل حمایت کی یقین دہانی کرائی قبائلی ارکان اسمبلی نے وزیر اعلیٰ سے کہا ہے کہ تمام قبائلی انکے ساتھ ہیں۔ اس کے بعد وزیر اعلیٰ مرکزی وزیر مواصلات میاں جعفر حسین شاہ اور صوبائی وزیر صحت خان خداداد خان رستمان زئی روانہ ہو گئے۔

کانپور میں دھماکہ سے تین ہلاک

کانپور ۹ ستمبر۔ گذشتہ دن کانپور ریلوے سٹیشن کے گودام میں زبردست دھماکہ ہوا۔ اور بعد ازاں گودام میں آگ لگ گئی۔ دھماکہ اور آگ کے نتیجہ میں تین افراد ہلاک اور چھ مجروح ہوئے

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴